خلافت لائبریری ربوہ

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون 213029
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد 46-81 نمبر 273 | ہفتہ 18 رجب۔1417ھ 30 نبوت 1375 ہش 30 نومبر 1996ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یقین ہر دکھ کو سہل کر دیتا اور خدا کو دکھاتا ہے

ہر ایک جو پاک ہوا وہ یقین سے پاک ہوا۔ یقین دکھ اٹھانے کی قوت دیتا ہے۔ یہاں تک کہ ایک بادشاہ کو تخت سے اتارتا ہے اور فقیری جامہ پہناتا ہے۔ یقین ہر ایک دکھ کو سہل کر دیتا ہے یقین خدا کو دکھاتا ہے۔ ہر ایک کفارہ جھوٹا ہے اور ہر ایک فدیہ باطل ہے اور ہر ایک پاکیزگی یقین کی راہ سے آتی ہے وہ چیز جو گناہ سے چھڑاتی اور خدا تک پہنچاتی اور فرشتوں سے بھی صدق اور ثبات میں آگے بڑھا دیتی ہے وہ یقین ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

نصیحت کرنا اور بات پہنچانا ہمارا کام ہے یوں تو ہم دیکھتے ہیں کہ اس جماعت نے اخلاص اور محبت میں بڑی نمایاں ترقی کی ہے۔ بعض اوقات جماعت کا اخلاص، محبت اور جوش ایمان دیکھ کر خود ہمیں تعجب اور حیرت ہوتی ہے اور یہاں تک کہ دشمن بھی تعجب میں ہیں۔ ہزارہا انسان ہیں جنہوں نے محبت اور اخلاص میں تو بڑی ترقی کی ہے مگر بعض اوقات پرانی عادات یا بشریت کی کمزوری کی وجہ سے دنیا کے امور میں ایسا وافر حصہ لیتے ہیں کہ پھر دین کی طرف سے غفلت ہو جاتی ہے۔

ہمارا مطلب یہ ہے کہ بالکل ایسے پاک اور بے لوث ہو جاویں کہ دین کے سامنے امور دنیوی کی حقیقت نہ سمجھیں اور قسما قسم کی غفلتیں جو خدا سے دوری اور مہجوری کا باعث ہوتی ہیں وہ دور ہو جاویں۔ جب تک یہ بات پیدا نہ ہو اس وقت تک حالت خطرناک ہے اور قابل اطمینان نہیں۔ کیونکہ جب تک ان باتوں کا ذرہ بھی وجود موجود ہے تو اندیشہ ہے اور ایک وبدہ لگی رہتی ہے کہ کسی وقت یہ باتیں زور پکڑ جاویں اور باعث حبط اعمال ہو جاویں۔ جب تک ایک قسم کی مناسبت پیدا نہیں ہوتی تب تک حالت قابل اطمینان نہیں ہوتی۔ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ 605)

راہِ خدا میں خرچ نہ کرنے سے اموال بے برکت ہو جاتے ہیں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

دنیا میں ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں سب کچھ دیتا ہے۔ لیکن وہ اللہ تعالیٰ کی اس دین میں سے مالی قربانیاں پیش نہیں کرتے بلکہ بخل سے کام لیتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ ان کا اپنے اموال کو خدا کی راہ میں خرچ نہ کرنا دنیوی فوائد پر منتج ہو گا اور اسی میں ان کی بھلائی ہے۔ اگر وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے اموال کو خرچ کریں گے تو انہیں نقصان ہو گا۔ ان کا خدا کی راہ میں اموال خرچ کرنا ان کے لئے خیر کا موجب نہیں ہو گا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ خیال درست نہیں بلکہ حقیقت یہ ہے کہ ایسا کرنا ان کے لئے بہتر نہیں بلکہ ان کے لئے ہلاکت اور برائی کا باعث بنے گا اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کو وہ مول لینے والے ہوں گے۔ اس بخل کے دو قسم کے نتائج نکلیں گے۔ ایک اس دنیا میں اور ایک اس دنیا میں، جو شخص بخل سے کام لیتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اس کی راہ میں اپنے اموال کو خرچ نہیں کرتا وہ اس دنیا میں جہنم میں پھینکا جائے گا اور وہاں اسے ایک نشان دیا جائے گا جس سے سارے جہنمی سمجھ لیں گے کہ وہ اس لئے اس جہنم میں آیا ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنے اموال خرچ نہیں کیا کرتا تھا (۔) ان کے گلے میں ایک طوق ڈالا جائے گا اور وہ طوق تمثیلی زبان میں ان اموال کا ہو گا جو اس دنیا میں خدا کی راہ میں خرچ نہ کر کے وہ بچایا کرتے تھے۔ اور اس طوق کی وجہ سے ہر وہ شخص جو جہنم میں پھینکا جائے گا جان لے گا کہ یہ وہ لوگ ہیں جنہیں کہا گیا تھا کہ اپنی عاقبت سنوارنے کے لئے اور خدا کو راضی کرنے کے لئے اپنے اموال اس کے سامنے پیش کرو مگر انہوں نے اس کی آواز نہ سنی اور اس کے (۔) کی آواز پر لبیک نہ کہا اور دنیا کے اموال کو اخروی بھلائی پر ترجیح دی اور نتیجہ اس کا یہ ہے کہ آج یہ جہنم میں ہیں اور ذلت کا عذاب انہیں دیا جا رہا ہے جہنم کے عذاب میں تو سارے شریک ہیں لیکن یہ طوق بتا رہا ہو گا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے اموال کی تو حفاظت کیا کرتے تھے لیکن اپنی جانوں کی حفاظت نہیں کیا کرتے تھے۔ اپنی ارواح کی حفاظت نہیں

باقی صفحہ 7 پر

درخواست دعا

○ مکرم سید نعیم احمد شاہ صاحب آف لندن حال ربوہ لکھتے ہیں۔

میری ہمشیرہ حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ ایک عرصہ سے بہت بیمار ہیں۔ احباب سے عاجزانہ درخواست ہے کہ ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا کریں ۔ ان کے علاوہ میری دوسری ہمشیرہ محترمہ سیدہ ناصرہ بیگم صاحبہ کے لئے بھی دعا کریں۔ کیونکہ ان کی آنکھوں کا اپریشن مورخہ 96-11-30 کو اسلام آباد میں ہو رہا ہے۔

نمایاں کامیابی

○ مکرم محمود محمود طاہر صاحب ایم اے ابلاغیات، شاہد تحریر فرماتے ہیں۔

مکرم ڈاکٹر ناصر علی صاحب ابن مکرم ماسٹر غلام رسول صاحب وفات یافتہ آف محمد آباد سندھ حال مقیم دستگیر کراچی نے پتھالوجی میں کالج آف فزیشن اینڈ سرجری کراچی سے MCPS کا امتحان پاس کر لیا ہے۔ ڈاکٹر صاحب موصوف آجکل ھیماٹالوجی میں ڈپلومہ کر رہے ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ ڈاکٹر صاحب کے لئے اور جماعت کے لئے یہ اعزاز مبارک کرے اور ان کی یہ کامیابی آئندہ کامیابیوں کا پیش خیمہ ثابت ہو۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم عبدالرشید سماٹری صاحب نمائندہ الفضل کراچی لکھتے ہیں۔

عزیزم شیخ ندیم احمد صاحب ابن مکرم کرنل (ر) ایس ایم شریف صاحب آف شریف سنز پرنٹرز کراچی مورخہ 2 جون 96ء مختصر علالت کے بعد بعمر 38 سال وفات پا گئے۔ عزیزم کا جنازہ مورخہ 3 جون 96ء کو محترم چوہدری احمد مختار صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ کراچی نے پڑھایا جس میں کثیر تعداد میں احباب نے شرکت کی۔ تدفین باغ احمد متصل سٹیل ٹاؤن کراچی میں ہوئی۔ قبر تیار ہونے کے بعد مکرم سید حسین احمد صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اجتماعی دعا کروائی۔ عزیزم کے پسماندگان میں ان کی بیوی اور دو بچے شامل ہیں احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزم کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل سے نوازے۔

ناقص اعمال اللہ تعالیٰ کو خوش نہیں کر سکتے اور نہ وہ بابرکت ہو سکتے ہیں

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

30- نبوت 1375 ہش 30 - نومبر 1996ء

بدظنّی ایک بیماری ہے

سوچنا تو انسانی فطرت کا خاصہ ہے۔ سوچنے کے بغیر انسان نامکمل ہے۔ اگر کسی کی سوچنے کی قوت زائل ہو جائے تو وہ اپنے کسی کام پر بھی قابو نہیں پا سکتا۔ وہ کسی طرح بھی ایسی زندگی نہیں بسر کر سکتا جسے اس کے اختیار میں کہا جا سکے۔ یہ ایک دماغی بیماری ہو گی جو اسے سوچنے سے ناکارہ کر دے گی۔ اور اگر دیکھا جائے تو حیوانوں اور انسانوں میں ایک بہت بڑا فرق یہ بھی ہے کہ انسان سوچتا ہے اور سوچ کر فیصلے کرتا ہے۔ حیوان اس طرح نہیں سوچ سکتا جس طرح انسان سوچتا ہے۔ کسی حد تک تو سوچ اس کے پاس بھی ہوتی ہے۔ آخر چارہ کھانے کے لئے پانی پینے کے لئے راستہ اختیار کرنے کے لئے کسی نہ کسی طرح وہ اپنی سوچ سے کام لیتا ہی ہو گا۔ لیکن جس شدت کے ساتھ اور جس صفائی کے ساتھ انسان سوچ سکتا ہے اور اپنی سوچ کے مطابق فیصلے کرتا ہے وہ اسے حیوانوں سے ممتاز کر دیتی ہے اور یہ سوچ اچھی بھی ہو سکتی ہے اور بری بھی۔ جو کچھ ہمارے سامنے ہوتا ہے۔ یا جو کچھ ہم سنتے ہیں۔ اس کے متعلق بے اختیاری طور پر بھی ہماری سوچ کام کرنے لگتی ہے۔ کسی بات کو ہم اچھی کہتے ہیں اور کسی بات کو بری۔ اچھی اور بری کہہ کر اس کے مطابق عمل کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ یہ جیسا کہ ہم نے کہا ہے کہ انسانی خاصہ ہے۔ لیکن اس سلسلے میں ایک بات خاص طور پر پیش نظر رکھنے والی ہے اور وہ یہ کہ سوچ بھی ایک عادت کی شکل اختیار کر لیتی ہے۔ بعض لوگوں کی سوچ ہمیشہ انہیں مثبت باتوں کی طرف لے جاتی ہے اور بعض لوگوں کی سوچ انہیں منفی باتوں کی طرف۔ بعض لوگ ذرا سی بات دیکھتے ہیں تو اسے اچھی سمجھ کر اس کی تعریف کرتے ہیں اور خوب تعریف کرتے ہیں۔ بعض لوگ اسی بات کو دیکھ کر اپنے دل میں شکوک و شبہات پیدا کر لیتے ہیں اور اسی بات کو بری سمجھتے ہیں۔

کسی حد تک تو ہر شخص کے ساتھ ایسا ہی ہوتا ہے لیکن مثبت اور منفی سوچ کو عادت بنا لینا ایک ایسی بات ہے جو انسان کو بہتر زندگی گزارنے پر بھی آمادہ کر سکتی ہے اور برے اور غلط راستے پر بھی چلا سکتی ہے۔ اگر ہمارا اپنا دل صاف ہو تو یقیناً دوسروں کی باتیں بھی ہمیں پہلی نظر میں صاف اور سچی ہی نظر آئیں گی۔ یہ اور بات ہے کہ ان کی تفتیش کی جائے تو ان پر کوئی اور رنگ چڑھا ہوا دکھائی دے لیکن ہماری اپنی سچائی ہمارا اپنا صدق اور ہماری اپنی راستی پہلی نظر میں چیزوں کو اچھی ہی دیکھے گی۔ اور ہم کسی پر شک کرنے کی بجائے اسے اس بات کا فائدہ دیں گے کہ ہو سکتا ہے اس نے نیک نیتی سے ہی ایسا کیا ہو۔ نیک نیتی ہی سے یہ بات کہی ہو۔ یہ تو ہے مثبت سوچ اور منفی سوچ یہ ہے کہ جو کچھ دیکھا اس کے برے پہلوؤں کو سامنے لا کر دل میں فیصلہ کر لیا کہ اس شخص نے جو بات بھی کی ہے جو کام بھی کیا ہے برا ہے۔

منفی سوچ کا ایک اور نام بھی ہے اور وہ نام ہے بدظنی۔ یعنی انسان کسی بات کو سن کر کسی کام کو دیکھ کر آغاز ہی منفی سوچ سے کرے۔ اور یہ سوچنے لگے کہ نیت خراب تھی بات بھی غلط کہی۔ کام بھی غلط کیا۔ اگر ایسا ہو اور انسان کی طبیعت بدظنی پر مائل ہو تو سب سے پہلے اسے اپنی طرف دیکھنا چاہئے وہ کن لوگوں میں برائی تلاش کرتا ہے۔ وہ کیوں ہر بات کے مختلف پہلوؤں کو ٹیڑھی نظر سے دیکھتا ہے۔ وہ یہ کیوں نہیں سمجھتا کہ نیت کا بھی تو دخل ہوتا ہے۔ ہو سکتا ہے کسی نے جو بات کہی ہے اور جو کام کیا ہے وہ نیک نیتی کے ساتھ کرے۔ شک کرنے والا انسان اور سوء ظن سے کام لینے والا انسان اپنے آپ کو صرف اسی طرح راہ راست پر لا سکتا ہے کہ وہ اپنا تجزیہ کرے اور تجزیہ کرنے کے لئے اس بات کی ضرورت ہے کہ وہ خدا تعالیٰ سے معافی مانگے' استغفار کرے اور یہ چاہے کہ اللہ تعالیٰ اسے مثبت راستے پر ڈال دے۔

جب ہم کسی کے متعلق بدظنی کرتے ہیں تو معصیت کا دروازہ کھلنے لگتا ہے۔ شک گہرا ہوتا چلا جاتا ہے۔ ہمارے دل میں انقباض بڑھتا چلا جاتا ہے اور ہم میں اور دوسرے شخص میں خلیج پیدا ہونے لگتی ہے۔ ہم اسے برا ہی برا سمجھتے ہیں اور اسے برا ہی برا سمجھنے کی وجہ سے اپنے دل میں بھی بعض برائیوں کے کرنے کا خیال آنے لگتا ہے۔

پس بدظنی کوئی چھوٹی سی بات نہیں ہے۔ یہ دو طرفہ وار کرنے والی بات ہے۔ اور ہمیں یہ سمجھ لینا چاہئے کہ جو وار یہ ہم پر کرتی ہے وہ ہمارے لئے بہت زیادہ خطرناک ثابت ہو سکتا ہے۔ وہ ہماری ہلاکت کا باعث بن سکتا ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ جس وقت دوزخی لوگ جہنم میں ڈالے جائیں گے اللہ تعالیٰ ان سے یہی فرمائے گا کہ تم نے اللہ تعالیٰ پر بدظنی کی۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کیا ہے۔ انسان اس کی مخلوق ہے اور اللہ تعالیٰ یہی چاہتا ہے کہ اس کی مخلوق اچھے اچھے کام کرے۔ اچھے اچھے حالات میں زندگی گزارے۔ اس لئے وہ از خود کسی کے لئے نہ برے حالات پیدا کرتا ہے نہ حالات کا برا نتیجہ نکالتا ہے۔ انسان اپنی غلطی سے برے حالات میں ملوث ہو جاتا ہے۔ اور تکلیف اٹھاتا ہے اور بعض اوقات کہتا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے میرے ساتھ اچھا سلوک نہیں کیا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس تباہی میں ڈالا ہے۔ یا اللہ تعالیٰ نے مجھے اس بیماری میں ملوث کر دیا ہے۔ حالانکہ جیسا کہ ہم نے کہا ہے اللہ تعالیٰ کو اپنی مخلوق پیاری ہے وہ تو یہی چاہتا ہے کہ وہ اچھی زندگی بسر کرے۔ اگر وہ از خود اپنی غلطی کی وجہ سے برے حالات پیدا کر لے تو ان کا نتیجہ تو یقیناً برا ہی نکلے گا۔ لیکن اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ خدا تعالیٰ اپنی مخلوق کو برے حالات میں دیکھنا چاہتا ہے۔ اگر کوئی شخص یہ کہے تو یقیناً یہ خدا تعالیٰ پر بدظنی ہے اور یہ بدظنی ایسی ہے کہ انسان کو کہیں کا نہیں چھوڑتی۔ اس دنیا میں بھی اس نے برے حالات میں زندگی گزاری اور اگلی دنیا میں بھی وہ جہنم میں ڈالا جائے گا۔

پس سوچنا تو انسان کا خاصا ہے۔ لیکن عادت یہ بنا لینی چاہئے کہ ہماری سوچ اچھائی اور نیکی کی طرف مائل ہو۔ ہم بلاوجہ شک و شبہات میں نہ پڑیں اور بغیر کسی دلیل اور ثبوت کے۔ کسی پر کوئی الزام نہ لگائیں اور کسی کی نیت پر شک نہ کریں۔

پس ہم سوچیں اور اچھی باتیں سوچیں۔ کیونکہ اچھی باتیں سوچنے ہی سے نیک اعمال صادر ہو سکتے ہیں۔ ہمیں اللہ تعالیٰ سے ہر وقت دعا کرتے رہنا چاہئے کہ وہ ہمیں بری سوچ یعنی بدظنی سے محفوظ رکھے۔

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فارسی منظوم کلام

اگر مردی رہِ مولیٰ طلب کُن
چہ نالی روز و شب از بہرِ مُردار

اگر تو مرد ہے تو مولیٰ کا راستہ طلب کر اس مُردار (دنیا) کے پیچھے دن رات کیا روتا رہتا ہے۔

نمے رنجم گر اکنوں سر بہ پیچند
کہ ترکِ رسم و رہ کارے است دشوار

اگر وہ اب مجھ سے منہ موڑلیں تو میں ناراض نہیں کیونکہ رسم ورواج کا چھوڑنا بہت مشکل کام ہے۔

فلک را بیں کہ مہر و مہ سیہ شد
زمیں طاعوں بر آرد بہرِ انذار

آسمان کو دیکھ کہ سورج اور چاند سیاہ ہو گئے (خسوف کسوف سے) اور زمین ڈرانے کے لئے طاعون پیدا کر رہی ہے۔

ان اشعار میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ سب سے پہلے اس بات کی طرف توجہ دلاتے ہیں کہ جو شخص ہمیشہ رات دن دنیا کے پیچھے بھاگتا پھرتا ہے اور اس کی یہی کوشش ہوتی ہے کہ دنیا کے اموال حاصل کرے وہ در حقیقت ایک مردار کے پیچھے بھاگتا ہے۔ کیونکہ یہ سب چیزیں فانی ہیں اور اس سے چھن جائیں گی۔ اگر وہ واقعی مرد ہے یعنی ایک ایسا شخص جو واقعی کچھ کر سکتا ہے۔ یا کرنے کا ارادہ رکھتا ہے تو اسے چاہئے کہ خدا تعالیٰ کے راستے کی طلب کرے۔ اس راستے پر چلے جو اسے آخر کار خدا تعالیٰ تک لے جائے۔

خدا ہمیشہ رہنے والا ہے اس سے محبت کی جائے تو وہ ایسی محبت ہے جو کسی جگہ پر بھی ختم نہیں ہوتی بلکہ بڑھتی چلی جاتی ہے۔ اور انسان اس راستے پر چلتا ہی رہتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں تو خدا تعالیٰ کی مرضی کرتا ہوں اور رسم ورواج کی پرواہ نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ کے احکام کی پیروی کرتا ہوں اور اسی کو حاصل کرنا اپنی زندگی کی غرض وغایت سمجھتا ہوں۔ اگر اس وجہ سے لوگ مجھ سے ناراض ہو جائیں اور مجھ سے منہ موڑلیں تو مجھے اس بات کا ہرگز افسوس نہیں ہوتا۔ میں بہرصورت اپنی توجہ خدا تعالیٰ کی طرف رکھوں گا اور اسی کی منشا اور اسی کے احکام کے مطابق اپنی زندگی بسر کروں گا۔ آپ مزید فرماتے ہیں کہ آسمان پر سورج اور چاند سیاہ ہو گئے ہیں۔ (کسوف اور خسوف) اور زمین میں اللہ تعالیٰ نے طاعون پیدا کر دی ہے۔

پس آپ اپنی توجہ کو خدا تعالیٰ کی طرف کرتے ہوئے سب لوگوں کو اس بات کی طرف بلاتے ہیں کہ ہر ایک کی توجہ خدا تعالیٰ کی طرف ہونی چاہئے اور انہیں خدا تعالیٰ کے احکام کی پوری طرح تعمیل کرتے ہوئے رسم ورواج کے پیچھے کسی صورت بھی بھاگنا نہیں چاہئے۔

وقف جدید کی اہمیت

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے وقف جدید کے آغاز کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا۔

یہ کام خدا کا ہے اور ضرور پورا ہو کر رہے گا۔ میرے دل میں چونکہ خدا تعالیٰ نے یہ تحریک ڈالی ہے اس لئے خواہ مجھے اپنے مکان بیچنے پڑیں۔ کپڑے بیچنے پڑیں میں اس فرض کو تب بھی پورا کروں گا۔ اگر جماعت کا ایک فرد بھی میرا ساتھ نہ دے...... تو خدا تعالیٰ (-) میری مدد کے لئے فرشتے آسمان سے اتارے گا۔

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے اپنے ایک خطبہ میں وقف جدید کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرمایا۔

یہ تحریک (وقف جدید) جس قدر مضبوط ہوگی اسی قدر خدا تعالیٰ کے فضل سے صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے چندوں میں اضافہ ہو گا۔ کیونکہ جب کسی کے دل میں نور ایمان داخل ہو جائے تو اس کے اندر مسابقت کی روح پیدا ہو جاتی ہے اور وہ نیکی کے ہر کام میں حصہ لینے کے لئے تیار ہوتا ہے۔

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے وقف جدید کی اہمیت بیان فرماتے ہوئے احباب جماعت کو وقف جدید میں پہلے سے بڑھ کر حصہ لینے کی تاکید فرمائی۔

یہ تحریک (وقف جدید) اللہ نے چاہا تو ایک لمبی چلنے والی تحریک ہے اور بہت ہی نتیجہ خیز ثابت ہو گی......

میں امید رکھتا ہوں کہ وہ جماعتیں جو اس تحریک کے فوائد سے غافل رہنے کی وجہ سے اس میں ہلکا سا حصہ لیتی رہی ہیں اب اس تحریک میں پہلے سے بڑھ کر حصہ لیں گی۔

(ناظم مال وقف جدید)

محمود مجیب اصغر

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

آج سے 31 سال پہلے 7 اور 8 نومبر 1965ء کی درمیانی شب ہمارے محبوب امام الثانی ہم سے جدا ہوئے تھے۔ میں اس وقت لاہور انجینئرنگ یونیورسٹی کا طالب علم تھا۔ کئی ہفتوں سے حضرت صاحب کی صحت کے لئے ہم بطور خاص دعائیں کر رہے تھے اور نفلی روزے رکھ رہے تھے ایک نہایت مخلص احمدی کلاس فیلو نے 8 نومبر کو منہ اندھیرے میرے دروازے پر دستک دی اور حضرت صاحب (امام الثانی) کی وفات کی اطلاع دی۔ میرے پاؤں کے نیچے سے گویا زمین ہی نکل گئی جلد ہی باقی احمدیوں کی طرح ہم ربوہ کی طرف روانہ ہوئے غم اور اضطراب کی کیفیت تھی ربوہ پہنچے تو ایک جم غفیر تھا۔ باقی لوگوں کے ساتھ ہم نے بھی حضرت صاحب کا آخری دیدار کیا۔ عشاء کے بعد نئے امام (الثالث) کا انتخاب ہوا۔ بیعت عام میں شامل ہوئے اور اگلے روز عصر اور مغرب کے درمیان امام الثانی کا جنازہ بہشتی مقبرہ کے اندر ہوا اور قطعہ خاص میں حضرت اماں جان کے قریب تدفین عمل میں آئی۔ جب میں نے شعور سنبھالا اس وقت حضرت صاحب بیمار چلے آرہے تھے تاہم اور احمدیوں کی طرح اس محبوب اور عظیم ہستی کی سوانح کو میں نے بھی پڑھا اور میں نے محسوس کیا کہ یہ وجود بڑی ہی عظمتوں کا مالک تھا۔ بہت ہی اولوالعزم انقلابی دماغ والا بہت ہی ذہین بہت ہی سادہ جس کے قول اور فعل میں کوئی تضاد نہیں جس نے اپنی ساری استعدادیں بچپن سے جوانی تک اور جوانی سے بڑھاپے تک اور بڑھاپے سے وفات تک خدا کی راہ میں خرچ کر دیں۔

آپ کی زندگی کے 18 سال پاکستان میں اور اس سے قبل کا زمانہ متحدہ ہندوستان میں گزرا۔ 12 جنوری 1889ء کو آپ عظیم بشارتوں کے جلو میں پیدا ہوئے ٹھیک 70 دن بعد آپ کے بزرگ والد نے 23 مارچ 1889ء کو جماعت احمدیہ کی تاسیس فرمائی۔ جب حضرت بانی سلسلہ احمدیہ 26 مئی 1908ء کو فوت ہوئے تو آپ کی عمر صرف 19 سال کی تھی۔ اس کم عمری میں کس کو باپ کی موت پر ہوش ہوتی ہے کہ اس طرح کا عہد کرے کہ اگر ساری جماعت بھی الگ ہو جائے تو میں تیرے کام کو جاری رکھوں گا اور ساری دنیا میں دعوت الی اللہ کا فریضہ سرانجام دوں گا انسانی عقل دنگ رہ جاتی ہے جب وہ آپ کے اس عہد کو پڑھتا ہے اتنا بڑا ارادہ 'اتنا عظیم کام' توکل کی انتہاء ہے یہ انیس سالہ دور جس طرح آپ نے گزارا ہوگا اس سے آپ کی تربیت اور ذہنی ارتقاء اور تربیت کا اندازہ اس عہد سے ہی ہو جاتا ہے روایت ہے کہ ایک بار حضرت بانی سلسلہ نے فرمایا "میاں محمود میں اس قدر دینی جوش پایا جاتا ہے کہ میں بعض اوقات ان کے لئے خاص طور پر دعا کرتا ہوں"

(سوانح فضل عمر جلد اول ص 124)

اگلے چھ سال آپ امامت اولیٰ میں گزارتے ہیں یوں لگتا ہے کہ ہر لمحہ آپ کے سینے میں وہی دل دھڑک رہا ہے جو امام اول کے سینہ میں دھڑک رہا ہے استحکام امامت اور اطاعت اور فرماں برداری میں آپ کا کوئی ثانی نظر نہیں آتا۔ حضرت امام اول نے آپ کی کیفیت دیکھ کر فرمایا۔

"مرزا صاحب کی اولاد دل سے میری فدائی ہے میں سچ کہتا ہوں کہ جتنی فرماں برداری میرا پیارا محمود'.... کرتا ہے تم میں سے ایک بھی نظر نہیں آتا"

(سوانح فضل عمر جلد اول ص 314)

خدا کی تقدیر کے مطابق امام اول کے وصال کے اگلے روز 14 مارچ 1914ء میں صرف 25 برس کی عمر میں امامت کی عظیم الشان ذمہ داری آپ کے کندھوں پر آپڑی آپ کے اس عہد کے نبھانے کا وقت آگیا جو آپ نے اپنے عظیم ترباپ کے سرہانے کھڑے ہو کر اس سے چھ سال پہلے کیا تھا آپ پر بہت ابتلاء آئے بڑی بڑی آزمائشیں آئیں۔ کچھ لوگ آپ کے امام بنتے ہی الگ ہو گئے۔ دن بدن آپ پر ذمہ داریوں کا بوجھ بڑھتا رہا۔ لیکن آپ نے ہمت نہ ہاری۔ بڑے بڑے طوفانوں کے رخ موڑ دیئے غیر معمولی وسعتی منصوبے جاری فرمائے۔ جماعت کا انتظامی ڈھانچہ ترتیب دیا صدر انجمن احمدیہ کی باقاعدہ نظارتیں بنائیں۔ شوریٰ شروع کی۔ امارتوں کا نظام جاری فرمایا۔ داعیان الی اللہ بیرون ملک بھجوائے (اگرچہ لندن کا مشن امام اول کھول چکے تھے) اندرونی تربیت کے لئے لجنہ اماء اللہ ناصرات الاحمدیہ خدام الاحمدیہ مع اطفال الاحمدیہ اور انصار اللہ کی ذیلی تنظیمیں شروع فرمائیں صدر انجمن احمدیہ کو تقویت دینے کے لئے پہلے تحریک جدید انجمن احمدیہ اور پھر وقف جدید انجمن احمدیہ قائم فرمائیں۔ کلام الٰہی کی خدمت' علم کلام ' تصانیف' تقاریر' دورے' تحریک پر تحریک غرضیکہ جماعتوں میں غیر معمولی استحکام اور علمی اور روحانی ترقیات کے سامان پیدا فرمائے ایسے ایسے علاقوں میں مربیان بھجوائے جہاں آدم خور مخلوق رہتی تھی اور حیوانوں سے انسان اور انسان سے بااخلاق انسان اور بااخلاق انسان سے باخدا انسان بنانے کا مسلسل کام شروع فرمایا اور اس وقت تک چین نہ لیا جب تک اپنے اس عہد کو پورا نہ کر لیا جو اپنے عظیم باپ کی میت کے سرہانے اللہ تعالیٰ کو حاضر ناظر کر کے کیا تھا مرکزیت اور امامت کے انسٹی ٹیوشن کو مضبوط کیا۔

خدا کی غالب تقدیر کے تحت دائمی مرکز کو چھوڑ کر پاکستان آئے 1947ء میں آپ کی امامت کا 33 سالہ دور تکمیل پذیر ہوا۔ اب آپ کی عمر 58 سال ہو چکی تھی۔ اس عمر میں بھی وہی اولوالعزمی کار فرما ہوئی پاکستان آنے کے بعد نیا مرکز قائم کیا نئے مرکز کو باحفاظت دعاؤں اور

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرزا خلیل احمد قمر

وقفِ جدید

وقف جدید حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کے باون سالہ دور امامت کی آخری تحریک ہے آپ نے 9 جولائی 1957ء کو عید کا خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے احباب جماعت کے سامنے بغیر نام لئے ایک عظیم الشان اور دور رس نتائج کی حامل تحریک کا اعلان فرمایا اور اس کے خدوخال بیان فرمائے۔ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر 27 دسمبر 1957ء کو وقف جدید کی مزید تفصیلات بیان فرمائیں اور احباب جماعت کے نام ایک اہم پیغام میں وقف جدید کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرمایا۔

"یہ کام خدا کا ہے اور ضرور پورا ہو کر رہے گا۔ میرے دل میں چونکہ خدا تعالیٰ نے یہ تحریک ڈالی ہے اس لئے خواہ مجھے اپنے مکان بیچنے پڑیں۔ کپڑے بیچنے پڑیں میں اس فرض کو تب بھی پورا کروں گا۔ اگر جماعت کا ایک فرد بھی میرا ساتھ نہ دے تو خدا تعالیٰ ان لوگوں کو الگ کر دے گا۔ جو میرا ساتھ نہیں دے رہے۔ اور میری مدد کے لئے فرشتے آسمان سے اتارے گا"

(الفضل 7 جنوری 1958ء)

"جب روپیہ زیادہ آنا شروع ہو گیا اور نوجوان بھی زیادہ تعداد میں آگئے اور انہوں نے ہمت کے ساتھ جماعت کو بڑھانے کی کوشش کی تو جماعت کو پتہ لگ جائے گا کہ یہ سکیم کیسی مبارک اور پھیلنے والی ہے"

(الفضل 16 جنوری 1958ء)

یہ تحریک (وقف جدید) جس قدر مضبوط ہو گی اسی قدر خدا تعالیٰ کے فضل سے صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے چندوں میں اضافہ ہو گا کیونکہ جب کسی کے دل میں نور ایمان داخل ہو جائے تو اس کے اندر مسابقت کی روح پیدا ہو جاتی ہے۔ اور وہ نیکی کے ہر کام میں حصہ لینے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔

(الفضل 5 جنوری 1962ء)

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے وقف جدید کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرمایا

کوشش ہونی چاہئے اس میں تعداد زیادہ ہو۔ کثرت کے ساتھ احمدی بچے عورت بوڑھے نوجوان اس میں شامل ہوں.... وقف جدید کے چندہ میں زیادہ سے زیادہ شمولیت اختیار کریں۔

(از ضمیمہ ماہنامہ انصار اللہ جنوری 1986ء)

یہ تحریک اللہ نے چاہا تو ایک لمبی چلنے والی تحریک ہے۔ اور بہت ہی نتیجہ خیز ثابت ہو گی۔

میں امید رکھتا ہوں کہ وہ جماعتیں جو اس تحریک کے فوائد سے غافل رہنے کی وجہ سے اس میں ہلکا سا حصہ لیتی رہی ہیں اب اس تحریک میں پہلے سے بڑھ کر حصہ لیں گی۔ اور آخر پر یہ بات یاد دہانی کے طور پر کہتا ہوں کہ اپنے بچوں کو کثرت سے اس میں شامل کریں۔ کوشش یہ کرنی چاہئے کہ کوئی احمدی بچہ ایسا نہ رہے جو وقف جدید میں شامل نہ ہو.... میں سمجھتا ہوں کہ (۔) تعداد بڑھائی جائے اور تھوڑا تھوڑا چندہ بھی بچے اور بعض نئے شامل ہونے والے پیش کریں"

(الفضل 11 جنوری 1989ء)

چندہ کی شرح

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے وقف جدید کے آغاز میں چندہ وقف جدید کے سلسلہ میں احباب جماعت کو تاکید فرمائی کہ احباب جماعت اپنی مالی استطاعت کے مطابق مالی قربانی کریں۔ آپ نے اس سلسلہ میں فرمایا۔

"جو وعدے وقف جدید کی امداد کے لئے آ رہے ہیں ان سے پتہ لگتا ہے کہ 6 روپے سالانہ چندہ انتہائی حد ہے مگر یہ بات غلط ہے اتنی بڑی سکیم چلانے کے لئے لاکھوں روپے کی ضرورت ہے...... دوستوں کی اطلاع کے لئے میں یہ شائع کرتا ہوں کہ جس کی توفیق ہو وہ 12 روپے سالانہ دے سکتا ہے۔ جس کی توفیق 50 روپے سالانہ دینے کی ہو وہ 50 روپے سالانہ دے سکتا ہے۔ دوستوں کو ہدایت دینے کے لئے یہ بات کافی تھی کہ میرا چندہ 600 روپے شائع ہو چکا ہے اور چھ سو چھ سے سو گنا زیادہ ہے پس جن کو توفیق تھی وہ بارہ لکھوا سکتے تھے۔ پچیس روپے لکھوا سکتے تھے۔ میرا ارادہ ہے کہ خدا تعالیٰ مجھے توفیق دے تو بجائے چھ سو کے چھ ہزار یا اس سے بھی زیادہ دوں.... ممکن ہے اللہ تعالیٰ توفیق دے تو میرا اس تحریک کا چندہ 25/24 ہزار یا اس سے بھی زیادہ ہو جائے۔

(الفضل 15 جنوری 1958ء)

شروع میں یہ غلطی ہوئی کہ جماعت نے یہ سمجھا کہ چھ روپے آخری حد ہے۔ اس لئے جو شخص ایک ہزار روپیہ تک بھی اس تحریک میں دے سکتا تھا اس نے چھ روپے کا وعدہ لکھوا دیا۔ حالانکہ یہ ضروری نہیں تھا۔ کہ اس تحریک میں صرف چھ روپے دے کر ہی حصہ لیا جائے۔ بلکہ کم از کم چھ روپیہ کی رقم دے کر تحریک میں حصہ لیا جا سکتا تھا۔ لیکن جماعت کے دوستوں نے اسے زیادہ سے زیادہ رقم قرار دے لیا۔ اور اس کے مطابق وعدے لکھوانے شروع کر دیئے۔ اب بعض وعدے ایسے بھی آ رہے ہیں۔ جن سے پتہ لگتا ہے کہ جماعت کے افراد پر یہ بات واضح ہو گئی ہے اور وہ اسے سمجھ رہے ہیں۔ چنانچہ اب چھ روپیہ سے زیادہ کے وعدے بھی آ رہے ہیں۔ لیکن جب یہ بات پوری طرح واضح ہو جائے گی۔ تو ایسے دوست بھی نکل آئیں گے جو مثلاً پانچ سو یا چھ سو روپیہ سالانہ دے دیں اور پھر اللہ تعالیٰ اس کو اور پھیلائے گا تو ایسے مال دار بھی نکلیں گے جو اکیلے ہی اپنی طرف سے اس تحریک میں ہزار ڈیڑھ دو ہزار روپیہ چار ہزار روپیہ بھی دے دیں۔

(الفضل 22 جنوری 1958ء)

پس میں احباب جماعت کو تاکید کرتا ہوں کہ وہ اس تحریک کی اہمیت کو سمجھیں اور اس کی طرف پوری توجہ دیں اور اس کو کامیاب بنانے میں پورا زور لگائیں اور کوشش کریں کہ کوئی فرد جماعت ایسا نہ رہے جو صاحب استطاعت ہوتے ہوئے اس چندہ میں حصہ نہ لے"

(الفضل 17 فروری 1960ء)

آئمہ احمدیت کے ارشادات کی روشنی میں چندہ وقف جدید کی ادائیگی کے لحاظ سے دفتر وقف جدید نے درج ذیل معیار قائم کئے ہیں۔

1- عام چندہ دینے والے

2- معاون خصوصی

ایک خاص معیار کے مطابق چندہ وقف جدید ادا کرنے والوں کو معاون خصوصی کہا جاتا ہے۔ معاون خصوصی کے بھی دو معیار ہیں۔

الف- معاون خصوصی صف اول۔ ایک ہزار سے یا ایک ہزار سے زائد ادا کرنے والے

ب- معاون خصوصی دوم پانچ سو یا پانچ سو سے زائد ادا کرنے والے۔

3 دفتر اطفال

میں خصوصی ادائیگی کرنے والے کو ننھا مجاہد اور ننھی مجاہدہ کہا جاتا ہے۔

ننھا مجاہد ایک سو روپیہ یا زائد ادا کرنے والے اطفال

ننھی مجاہدہ- ایک سو روپیہ یا زائد ادا کرنے والی ناصرات

دفتر اطفال کا قیام

حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث نے 1966ء میں دفتر اطفال کے قیام کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا۔

"میں آج احمدی بچوں (لڑکوں اور لڑکیوں) سے اپیل کرتا ہوں کہ (۔) بچو! اٹھو اور آگے بڑھو۔ اور تمہارے بڑوں کی غفلت کے نتیجہ میں وقف جدید کے کام میں جو رخنہ پڑ گیا ہے اسے پر کر دو۔ اور اس کمزوری کو دور کر دو جو اس تحریک کے کام میں واقع ہو گئی ہے.... اسی طرح اگر خدا تعالیٰ احمدی بچوں کو توفیق دے تو جماعت احمدیہ کے بچے وقف جدید کا سارا بوجھ اٹھائیں"

(7 الفضل- اکتوبر 1966ء)

احمدی ماؤں کی ذمہ داری

دفتر اطفال کا ایک حصہ ناصرات الاحمدیہ پر مشتمل ہے جو لجنہ اماء اللہ کے سپرد ہے کہ وہ اپنی تنظیم کے ذریعہ تمام ناصرات کو چندہ وقف جدید میں شامل کریں اور ان سے چندہ وصول کریں اس کے علاوہ سات سال سے کم عمر بچے (لڑکے اور لڑکیاں) جو کسی بھی ذیلی تنظیم کے سپرد نہیں ہیں۔ یہ لڑکے اور لڑکیاں براہ راست احمدی ماؤں کے سپرد ہیں جن کی گودوں میں یہ پل رہے ہیں۔ اس غرض کے لئے حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث نے احمدی ماؤں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔

"اگر تمام احمدی بچے جو آپ کی گودوں میں پلتے ہیں۔ تمام احمدی بچے جن کی تربیت کی ذمہ داری آپ پر ہے اس طرف متوجہ ہوں آپ ان کی دینی تربیت اس رنگ میں کریں .... تو میں سمجھتا ہوں کہ وقف جدید کا سارا بجٹ بچوں کے چندہ سے پورا ہو سکتا ہے۔ لیکن اس طرف پوری توجہ کی ضرورت ہے اور بچوں کے ذہنوں میں اس کام کی اہمیت بٹھانے کی ضرورت ہے اور بچوں کے ذہنوں میں آپ وقف جدید کی اہمیت بٹھا نہیں سکتیں۔ جب تک خود آپ کے ذہنوں میں وقف جدید کی اہمیت نہ بیٹھی ہو۔

(الفضل 11 فروری 1968ء)

مجلس خدام الاحمدیہ کی ذمہ داری

اطفال الاحمدیہ، مجلس خدام الاحمدیہ کی ایک ذیلی شاخ ہے اور اس کی عمومی نگرانی اور ذمہ داری خدام الاحمدیہ کے سپرد ہے اس لئے چندہ وقف جدید میں تمام اطفال کو شامل کرنا اور وصولی مکمل کروانا خدام الاحمدیہ کی ذمہ داری ہے۔ اطفال الاحمدیہ کے چندہ کا ذکر کرتے ہوئے حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے فرمایا

جس انجمن (مجلس خدام الاحمدیہ) کے سپرد اس چندے کا کام تھا۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس نے سستی دکھائی ہے کیونکہ گزشتہ سالوں کی نسبت اطفال کے چندے میں نمایاں کمی ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا ذیلی تنظیموں کو بھی (۔) انجمنوں سے قدم ملا کر چلنا چاہئے"

از ضمیمہ خالد جنوری 1988ء

دفتر اطفال کی اہمیت واضح کرتے ہوئے حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث نے فرمایا

اگر سارے کے سارے اطفال و ناصرات اس طرف توجہ کریں تو میں سمجھتا ہوں کہ سارا بوجھ تقریباً ہمارے اطفال اور ناصرات اٹھا سکتے ہیں۔ یا مجھے یوں کہنا چاہئے کہ جماعت کے وہ بچے جن کی عمر ابھی پندرہ سال کی نہیں ہوئی۔ ایک منٹ کی عمر سے لے کر پندرہ سال کی عمر تک جتنے بچے اللہ تعالیٰ نے جماعت کو دیئے ہیں۔ اگر ان کی طرف سے یا وہ خود اگر وہ کچھ شعور رکھتے ہیں وقف جدید کے لئے کم از کم چھ روپے سالانہ دیں تو جو کوئی اتنی بڑی رقم نہیں، تو اللہ تعالیٰ ان کے بچپن سے ہی برکات کے سامان پیدا کرنے شروع کر دے گا"۔

(الفضل 10 نومبر 1967ء)

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے احمدی بچوں کی وقف جدید میں شمولیت کی تاکید کرتے ہوئے فرمایا

بچوں کے متعلق تو شروع سے ہی یہ تحریک بہت زور دے رہی ہے۔ اور حضرت (امام جماعت الثانی) نے اس طرف بہت توجہ دلائی کہ زیادہ سے زیادہ بچوں کو اس میں شامل کرنا چاہئے چنانچہ حضرت (امام جماعت احمدیہ) الثالث تو (امامت) کے اپنے تمام عرصہ میں وقف جدید کی تحریک سے متعلق بڑوں کے چندوں کے مقابل پر بچوں کے چندوں میں زیادہ دلچسپی لیا کرتے تھے۔ اور جب میں اعداد و شمار پیش کرتا تھا۔ تو پوچھا کرتے تھے کہ بچوں میں بتاؤ کتنا اضافہ ہوا۔

اس میں ایک حکمت یہ تھی اور بہت ہی بڑی حکمت ہے کہ چندے سے زیادہ ہمیں اگلی نسل کے اخلاص میں دلچسپی ہونی چاہئے۔ اگر ہم بچوں کو شروع ہی سے خدا کی راہ میں مالی قربانی کا مزا ڈال دیں اور اس کا چسکا ان کو پڑ جائے تو آئندہ ساری زندگی یہ بات ان کی تربیت کے دوسرے معاملات پر اثر انداز رہے گی۔ ~~اور جس کو مالی~~

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولانا عبدالباسط شاہد

بے لوث خدمت و ایثار

بے لوث خدمت 'ایثار و ہمدردی کے جذبات سے ہی انسان حیوانوں سے ممتاز ہوتا اور اشرف المخلوقات کہلانے کا مستحق ہو سکتا ہے۔ ویسے تو جانوروں بلکہ حشرات الارض میں بھی باہم محبت کی عجیب مثالیں دیکھنے میں آئی ہیں۔ خاکسار کو اس سلسلہ میں ایک حیرت انگیز تجربہ ہوا۔ کراچی میں بالعموم گٹروں سے بڑے بڑے چوہے برآمد ہو کر اپنی خوراک کی تلاش میں گھومتے نظر آتے ہیں۔ بندر روڈ پر ہماری رہائش گاہ میں چوہوں کی مداخلت زیادہ ہو گئی تو ایک کڑکی حاصل کر کے ان سے نجات حاصل کرنے کی کوشش کی گئی۔ رات کو ابھی لیٹا ہی تھا کہ اچانک ایک آواز پیدا ہوئی جس سے پتہ چلا کہ کوئی چوہا کیفر کردار کو پہنچ گیا ہے۔ نیند کے غلبہ اور سستی کی وجہ سے اس وقت اٹھ کر اسے باہر پھینکنے کی بجائے یہ کام اگلے روز صبح تک یعنی چند گھنٹوں کے لئے ملتوی کر دیا گیا رات بھر اندر کچھ آہٹ سی ہوتی رہی اور سکون کی نیند نہ آسکی۔ فجر سے پہلے اس بات کا جائزہ لیا گیا کہ یہ کیسا چوہا ہے جو کڑکی کی زد میں آ کر بھی رات بھر حرکت کرتا رہا ہے مگر کچھ پتہ نہ چلا کڑکی اٹھا کر باہر لیجانے لگا تو یوں لگا جیسے کہ کوئی چیز نیچے گری ہے پوری طرح روشنی نہ ہونے کی وجہ سے کچھ پتہ نہ چل سکا کہ یہ کیا ہوا ہے۔ باہر جا کر میں اس چوہے کو قید سے نجات دلانے کے لئے ایک چھڑی لے کر آیا تو دیکھا کہ مرے ہوئے چوہے یعنی اپنے ساتھی کو قید سے چھڑانے کے لئے ایک دوسرا چوہا وہاں موجود ہے۔ چھڑی سے پہلے اسے مار کر بعد میں دوسرے چوہے کو کڑکی سے نکالا۔ یوں معلوم ہوتا ہے کہ دوسرا چوہا رات بھر اپنے ساتھی کی مدد کرنے کی اندھا دھند کوشش کرتا رہا اور اس مقصد کے لئے اس نے اپنی جان کی بھی پرواہ نہ کی۔

خدا تعالیٰ نے اپنی صفت رحم کے سو حصوں میں سے صرف ایک حصہ کو ساری دنیا کو دیا ہے اور اس ایک حصہ کی وجہ سے ہی باہم محبت کے نظارے دیکھنے کو ملتے ہیں یہاں تک کہ ایک بکری جس کا پاؤں بچے کے پاؤں پر آجائے وہ جلدی سے از راہ محبت اپنا پاؤں اٹھا لیتی ہے کہ اس کے بچے کو تکلیف نہ ہو۔

اس خوبی اور جذبہ کو ابھارنے اور اس سے کماحقہ فائدہ اٹھانے کی تحریک کرتے ہوئے حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب فرماتے ہیں:-

.... وقت کی ضرورت کو سمجھو اور جیسے (صاحب ایمان) کو عقل مند اور ہوشیار ہونا چاہئے ویسے ہی تم عقل مند اور ہوشیار بنو۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ دنیا میں حوادث آتے رہتے ہیں مگر اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کو ان حوادث کی تکالیف کو کم کرنے کا ذریعہ بھی بنا دیا ہے جیسا کہ میں نے بتایا ہے رسول کریم ﷺ کے زمانے میں ایک دفعہ جب ایسی ہی تکلیف ہو گئی تو آپ ؐ نے فرمایا جس کے پاس کچھ کھانے کو ہے وہ لے آئے جس کے پاس دو سیر جو تھے وہ دو سیر جو لے آیا اور جس کے پاس مٹھی بھر جو تھے وہ مٹھی بھر جو لے آیا اور پھر سب غلہ رسول کریم ﷺ نے صحابہؓ میں تقسیم کر دیا۔ اب فرض کرو اس کے بعد کوئی اور غلہ نہ آتا تو یہ کتنی شاندار بات ہوتی کہ لوگ کہتے کہ مسلمان زندہ رہے تو اکٹھے اور مرے ہیں تو اکٹھے۔ جو آدمی اس طرح قربانی کرتا ہوا جان دیتا ہے۔ اس کی نسلیں اس پر فخر کرتی ہیں اور وہ ہمیشہ کے لئے زندہ ہو جاتا ہے یوں مر جاؤ تو کوئی پوچھے گا بھی نہیں لیکن اگر قحط کا زمانہ ہو اور تم سب مل کر یہ فیصلہ کر لو کہ ہم اکٹھے کھائیں گے اور اکٹھے مریں گے اور پھر اس فیصلہ کے مطابق عمل کرو تو قیامت تک لوگ تمہارے عمل کو یاد رکھیں گے اور وہ اس واقعہ کا ذکر کر کے فخر محسوس کریں گے کہ انہوں نے کہا کہ ہم اکٹھے کھائیں گے اور اکٹھے مریں گے چنانچہ انہوں نے اکٹھے ہی کھایا اور اکٹھے ہی ذخیرہ ختم ہونے پر مر گئے۔ پس اپنی ذمہ داریوں کو سمجھتے ہوئے اپنے اعمال ان کے مطابق بناؤ اور اس امر کو اچھی طرح سمجھ لو کہ جب کوئی قوم خدا تعالیٰ کی خاطر مرنے کے لئے تیار ہو جائے تو وہ نہیں مرا کرتی۔

جب میں تمہیں کہتا ہوں کہ تم مصیبت کے دنوں میں اکٹھے کھاؤ اور اکٹھے مرو تو اس کے یہ معنی نہیں ہیں کہ خدا بھی تمہیں مرنے دے گا اسے اگر ساری دنیا کو مارنا پڑے گا تو وہ مار دے گا مگر تمہیں نہیں مارے گا کیونکہ تم نے اس کے لئے مرنا قبول کر لیا اور جو شخص اس کے لئے مرنا قبول کرے اور اللہ تعالیٰ پر ایسا توکل کرے کہ وہ اپنی موت اور اپنی بیوی اور بچوں کی موت برداشت کرے مگر اس بات کو پسند نہ کرے کہ دوسرے لوگ ہلاک ہوں وہ کبھی برباد نہیں ہو سکتا۔

فرض کرو اس کے پاس پانچ سیر غلہ ہے اور وہ جانتا ہے کہ اس سے میں اور میرے بیوی بچے اس دن زندہ رہ سکیں گے مگر وہ اس بات کی کوئی پرواہ نہ کرتے ہوئے کہتا ہے کہ مجھ سے پانچ سیر غلہ لے لو اور دوسرے لوگوں کو دے دو تو یہ لازمی بات ہے کہ خدا ایسے آدمی کو مرنے نہیں دے گا اور اگر بالفرض بعض کمزور لوگ مر بھی جائیں تو ان کی موت ان کی ہمیشہ کی زندگی ہو گی اور وہ دنیا سے جاتے وقت اکیلے نہیں جائیں گے بلکہ خدا تعالیٰ کے فرشتے عرش سے اتر کر ان کو ملنے کے لئے آئیں گے اور جنت اس دن خوشیاں منائے گی کہ ایسے پاکیزہ آدمی میری طرف آرہے ہیں۔ پس اپنے اندر ان تکلیف کے دنوں میں قربانی کی وہ سچی روح پیدا کرو جو (ایمان والوں) میں ہونی چاہئے اور جس کے پیدا ہونے کے بعد خدا ہمیشہ کے لئے انسان سے خوش ہو جاتا ہے۔

(الفضل 29 مارچ 1942ء)

طب و صحت

طب و صحت کے سلسلہ میں دو باتیں نہایت ضروری ہیں۔ ایک تو یہ کہ انسان کو پتہ ہو کہ کس بیماری کے لئے کیا احتیاطیں ضروری ہیں اور دوسرے یہ کہ بیماری لاحق ہونے کے بعد کسی قسم کی غفلت نہ کی جائے۔ بلکہ فوری طور پر کسی مستند ڈاکٹر سے مشورہ کیا جائے اور جو کچھ ڈاکٹر بتائے اس پر عمل کیا جائے اگر احتیاط کے متعلق کچھ بھی معلوم نہ ہو تو اچانک بیماری لاحق ہو سکتی ہے اگر غفلت کی جائے تو بیماری بڑھ سکتی ہے۔ اور اگر ڈاکٹر کے نسخہ پر عمل نہ کیا جائے تو زیادہ نقصان ہونے کا احتمال ہے۔ پس یہ بات نہایت ضروری ہے کہ جہاں تک ممکن ہو ہمیں احتیاط کرنی چاہئے۔ ہمیں یاد ہے کہ ڈاکٹر قاضی منیر احمد صاحب آف لاہور ایک دن کہنے لگے کہ نوجوان پرواہ ہی نہیں کرتے۔ میرا طریق یہ ہے کہ دائیں طرف سے بیماری آنے لگتی ہے تو میں یہ کھڑکی بند کر دیتا ہوں بائیں طرف سے بیماری آنے لگتی ہے تو میں وہ کھڑکی بند کر دیتا ہوں۔ مطلب ان کا یہ تھا میں احتیاط کرتا ہوں اور وہ اس وقت نزلہ زکام کے متعلق احتیاط کی باتیں کر رہے تھے۔

بہرحال احتیاط بھی لازم ہے اور بیماری لاحق ہونے پر بغیر کسی تاخیر کے ڈاکٹر کے پاس جانا بھی ضروری ہے اور ڈاکٹر کے پاس جا کر نسخہ حاصل کرتے ہوئے اس نسخے پر پوری طرح عمل کرنا بھی لازم ہے۔ بعض بیماریاں ایسی ہیں کہ دیر تک چلتی ہیں یا صحت ہو جانے کے بعد پھر کسی وقت عود کر آتی ہیں اس لئے ڈاکٹر صاحبان اس بات پر زور دیتے ہیں کہ علاج جاری رکھنا چاہئے۔ ڈاکٹر کے مشورے کے بغیر بند نہیں کرنا چاہئے۔

ایک بیماری جس کا پہلے بہت کم پتہ چلتا ہے اور اسی وجہ سے اس کے لئے عمومی احتیاطیں کرتے رہنے رہنے کی ضرورت ہے ہارٹ اٹیک ہے ایک مستند ڈاکٹر نے جنہوں نے اپنی طبی تعلیم امریکہ میں مکمل کی اور وہیں خدمت خلق کا کام کر رہے ہیں بتایا کہ دل کی بیماریاں لاحق ہونے کی کئی وجوہات ہیں۔ پہلی وجہ ہائی بلڈ پریشر اور یہ ایسی بیماری ہے جس سے دل کے عضلات میں سختی آ جاتی ہے۔ اور شریانوں کو نقصان پہنچتا ہے۔

دل کی بیماریوں کی دوسری وجہ کیلیسٹرول کی زیادتی ہے اور یہ عام طور پر خوراک سے تعلق رکھتی ہے۔ جو لوگ زیادہ مرغن اور مچرب اور مصالحہ دار خوراک کھاتے ہیں انہیں اس سے زیادہ خطرہ لاحق ہوتا ہے۔ کیونکہ کیلیسٹرول کے بڑھ جانے سے بھی شریانوں میں رکاوٹ پیدا ہو جاتی ہے۔

تیسری وجہ جو ڈاکٹر صاحب نے بتائی وہ سگرٹ نوشی ہے اور شائد عام طور پر لوگ یہ نہ جانتے ہوں کہ امریکہ میں بھی سگرٹ نوشی تو ہوتی ہے لیکن درمیانی عمر اور زیادہ عمر کے لوگ سگرٹ نوشی کرتے ہیں۔ جبکہ ملیشیا چین جاپان ہندوستان پاکستان وغیرہ میں ہر عمر کے لوگ سگرٹ نوشی کرتے ہیں۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ اگر ان تین باتوں کا خیال رکھا جائے اور ایسا کرنا کوئی مشکل بھی نہیں ہے تو یقیناً دل کی بیماریوں سے بہت حد تک بچا جا سکتا ہے۔ بعض لوگ یہ بھی سمجھتے ہیں کہ اگر انسان ذہنی طور پر پریشان ہو۔ اور اس پریشانی کی وجوہات سیاسی یا معاشی حالات ہوں تو دل کی بیماری کا زیادہ امکان ہوتا ہے لیکن ان مستند ڈاکٹر صاحب نے بتایا کہ یہ تو ہو سکتا ہے کہ مرض پہلے لاحق ہو چکا ہو تو ان باتوں سے اس پر اثر پڑے لیکن عمومی رنگ میں کہا جا سکتا ہے کہ معاشرتی معاشی اور سیاسی حالات دل کی بیماریوں کا باعث نہیں بنتے۔ کیونکہ اگر دل مضبوط ہو اور اسے کوئی بیماری لاحق نہ ہو چکی ہو تو یہ باتیں آتی ہیں اور چلی جاتی ہیں زیادہ تر ہائی بلڈ پریشر' شوگر' کیلیسٹرول اور سگرٹ نوشی دل کی بیماری کی وجوہات ہیں۔

موروثی طور پر بھی کہا جا سکتا ہے کہ جن لوگوں کے خاندان کے کئی افراد اس بیماری سے فوت ہو چکے ہوں انہیں اس بیماری کے لاحق ہونے کا زیادہ خطرہ ہوتا ہے۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ آج سے بیس پچیس سال پہلے تیس سے چالیس سال کی عمر تک کے لوگوں کو عام طور پر ہارٹ اٹیک ہو جاتا تھا۔ لیکن جدید سہولیات اور کھانے پینے میں احتیاط کی وجہ سے بیس سے چالیس سال کی عمر کے لوگوں کو ہارٹ اٹیک کم ہوتا ہے۔

جہاں تک ہارٹ اٹیک اور انسان کی عمر کا تعلق ہے کہا جا سکتا ہے کہ موٹاپا اور بڑھاپا ان دونوں سے ہارٹ اٹیک کا خطرہ موجود رہتا ہے۔ اگرچہ بچوں کو بھی ہارٹ اٹیک ہو سکتا ہے لیکن ایسا بہت کم دیکھنے میں آیا ہے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ بچے کی پیدائش کے وقت ہی اس کے دل میں سوراخ ہو لیکن یہ اس دنیا میں آنے کے بعد کی بیماری نہیں ہے بلکہ پہلے کی ہے۔ اگر بچوں کو صحیح غذا کھلائی جائے تو انہیں اس بیماری کے لاحق ہونے کا بہت کم خطرہ ہوتا ہے۔ ویسے تو بعض اوقات تیرہ چودہ سال کے بچوں کا بھی بلڈ پریشر بڑھ جاتا ہے اور کیلیسٹرول کی مقدار بھی زیادہ ہو جاتی ہے۔ لیکن یہ سب کچھ خوراک کا نتیجہ ہوتا ہے۔

جب ان سے لہسن کے متعلق پوچھا گیا کہ کیا یہ دل کی بیماری کو روکتا ہے انہوں نے کہا کہ اس پر ابھی پوری طرح تجربات نہیں ہوئے۔ اگرچہ چین کے لوگ لہسن کو دواؤں میں استعمال تو کرتے ہیں۔ لیکن اسے 100 فی صد علاج نہیں سمجھا جاتا۔ جہاں تک خوراک کا تعلق ہے اگر صحت بالکل درست بھی ہو تو 400 یونٹ وٹامن ای اور 500 یونٹ وٹامن سی اور چھوٹی اسپرین روزانہ استعمال کی جائے تو یہ دل کی شریانوں میں رکاوٹ پیدا نہیں ہونے دیتی۔ گوشت کم کھانے کا مشورہ دیا جاتا ہے کیونکہ گوشت زیادہ کھانے سے بھی شریانوں پر اثر پڑتا ہے۔ جب ان سے یہ پوچھا گیا کہ ہارٹ اٹیک کی علامات کیا ہیں تو انہوں نے کہا کہ اگرچہ عام طور پر خیال تو یہ کیا

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

حرکت الانصار اور امریکہ

امریکہ نے کشمیری مجاہدین کی تنظیم حرکت الانصار کو دہشت گرد قرار دینے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ اس بات کا انکشاف برطانوی اخبار سنڈے ٹائمز نے ایک رپورٹ میں کیا ہے۔ رپورٹ کے مطابق حرکت الانصار کے مجاہدین پاکستان کی سرحد کے قریب افغانستان کے علاقہ خوست میں تربیت حاصل کرتے ہیں۔ اور ان کے دفاتر پورے پاکستان میں پھیلے ہوئے ہیں۔ جہاں اس تنظیم کے لئے فنڈز اکٹھے کئے جاتے ہیں۔ اخبار کے مطابق خوست کے 12 مربع میل کے علاقے میں دو تربیتی کیمپ ہیں جن کو البدر ۱ اور البدر 2 کا نام دیا گیا ہے۔ البدر 1 میں پاکستانی اور البدر 2 میں غیر ملکی نوجوان تربیت حاصل کرتے ہیں۔ جن میں اکثریت سوڈانی اور عرب باشندوں کی ہوتی ہے۔ ان کیمپوں میں کسی غیر متعلقہ شخص کو داخل ہونے کی اجازت نہیں ہوتی۔ اس لئے طالبان کے گورنر یا پاکستانی حکام کی اجازت حاصل کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ ان کیمپوں میں تربیت حاصل کرنے والے نوجوان کشمیری عسکریت پسند تنظیم حرکتہ الانصار کے ساتھ مل کر مقبوضہ کشمیر میں بھارتی فوج کے خلاف مصروف جنگ ہیں۔ تربیت حاصل کرنے والے غیر ملکی نوجوان کشمیر کے علاوہ چیچنیا اور دیگر علاقوں میں جا کر کارروائیاں کرتے ہیں۔ سنڈے ٹائمز کے مطابق طالبان اور حرکتہ الانصار کے تعاون سے چلنے والے ان کیمپوں میں بم سازی کے علاوہ آٹو میٹک رائفلیس اور راکٹ لانچر زبنانا اور گوریلا جنگ کے گر سکھائے جاتے ہیں۔ رپورٹ کے مطابق طالبان کے قبضہ سے قبل یہاں جماعت اسلامی اور حکمت یار کے حمایتی کشمیری مجاہد تربیت حاصل کرتے تھے مگر اب یہاں زیادہ تر حرکت الانصار کے نوجوان تربیت پاتے ہیں۔ اخبار نے الزام لگایا ہے کہ یہ تربیتی کیمپ پاکستان کے علم اور غالباً رضامندی سے چلائے جا رہے ہیں۔ کیونکہ پاکستان نے میران شاہ سے ان کیمپوں تک سڑک بھی تعمیر کی ہے اخبار کے مطابق مغربی سفارت کاروں نے اس سلسلے میں پاکستان سے احتجاج بھی کیا تھا۔

○○○

صدر کلنٹن کی چین کے صدر سے ملاقات

امریکہ کے صدر کلنٹن نے فلپائن کے دارالحکومت میں ایشیا بحرالکاہل اقتصادی تعاون کے اجلاس کے موقع پر گزشتہ روز چین کے صدر مسٹر جیانگ زیمن سے روبرو ملاقات کی۔ ملاقات میں دونوں ملکوں نے تعلقات کو مزید استوار کرنے پر بات چیت کی گئی۔ دونوں ملکوں کے سربراہوں نے اس بات پر بھی رضامندی ظاہر کی اگلے سال 1997ء میں امریکی صدر کلنٹن چین کا اور چینی صدر جیانگ زیمن امریکہ کا دورہ کریں گے۔ امریکی صدر نے اگر 1997ء میں چین کا دورکیا تو 1989ء کے بعد کسی امریکی صدر کا چین کا یہ پہلا دورہ ہوگا۔ کیونکہ 1989ء میں چین کی جمہوری تحریک کو طاقت سے دبا دینے کے بعد کسی امریکی صدر نے چین کا دورہ نہیں کیا۔ یاد رہے کہ امریکہ اور چین کے درمیان تجارت اور انسانی حقوق کے سلسلے میں گہرے اختلافات پائے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ تائیوان کو فوجی سازوسامان فراہم کرنے اور تائیوان کے ساتھ تعلقات کو سفارتی درجہ دینے کے بارے میں بھی دونوں ملکوں میں سخت اختلافات ہیں۔

چین کے بارے میں مبصرین کا کہنا ہے کہ یہ امریکہ کو مستقبل میں چیلنج کرنے والی قوت ثابت ہوگی۔ ادھر چین نے روس کے ساتھ اپنے ماضی کے اختلافات ختم کر لئے ہیں دونوں ملکوں نے اپنا سرحدی تنازعہ طے کر لیا ہے جو گزشتہ پچاس سال سے دونوں ملکوں کے درمیان متنازعہ تھا۔ اس کے علاوہ چین اور روس کے درمیان مستقبل میں کئی منصوبوں پر اشتراک عمل بھی سامنے آ رہا ہے۔

ان ساری تفاصیل سے پتہ چلتا ہے کہ امریکہ اور چین آپس میں اختلافات کو دور کرنے کا جائزہ لے رہے ہیں۔ لیکن دونوں ملکوں میں اتنا فاصلہ ہے کہ تعاون کا دوستی میں بدلنا سردست ممکن دکھائی نہیں دے رہا ہے۔

○○○

بھارت کا مستقبل

بھارت کی سیاست میں جس طرح انتہا پسند عناصر قوت پکڑتے جا رہے ہیں اور انتہا پسند سیاسی جماعتیں اقتدار کے قریب آتی جا رہی ہیں اس نے بھارت کے مستقبل کو خدشات سے دوچار کر دیا ہے۔ بھارت میں مختلف صوبوں میں آزادی کی تحریکیں بھی ماضی کی نسبت زیادہ مضبوط ہیں۔ ان سارے عوامل کا تجزیہ کرنے کے بعد ہانگ کانگ سے شائع ہونے والے بااثر جریدے فار ایسٹرن اکنامک ریویو نے یہ پیشگوئی کی ہے کہ آئندہ 50 سال میں بھارت ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گا۔ خصوصاً جموں و کشمیر اور شمالی علاقے زیادہ دیر تک بھارت کے ساتھ نہیں رہ سکیں گے۔ ٹکڑے ہونے کا یہ عمل مذہبی اور نسلی بنیادوں پر رونما ہو سکتا ہے اس لئے دنیا بھر کی بڑی بڑی کمپنیاں بھارت کے ساتھ طویل مدت کے سمجھوتے کرنے سے ہچکچا رہی ہیں۔ اور طویل مدتی معاہدوں کی تعداد دن بدن کم ہو رہی ہے۔ ہانگ کانگ کے جریدے نے اپنے عالمی سروے میں بتایا ہے کہ دنیا بھر کے 2ء 69 فیصد سے زائد لوگوں کا خیال ہے کہ بھارت مزید کچھ عرصہ تک بمشکل اپنی یکجہتی برقرار رکھ سکے گا۔

○○○

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

اتوار یکم - دسمبر 1996ء

12-00 رات۔ جرمن پروگرام۔
1-00 اردو کلاس (نیا)۔
2-00 تعلیم دین حق۔ روحانی خزائن۔
2-30 احمدیت کی تاریخ سے ایک ورق۔ از بی۔ اے۔ رفیق صاحب۔
3-00 بچوں کی ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ (دوبارہ)۔
4-00 چینی زبان سیکھئے۔
4-30 حکایات شیریں (نیا)۔
4-55 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
5-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
5-30 چلڈرنز کارنر۔ بچوں کی ورک شاپ نمبر4۔ (دوبارہ)۔
6-00 لقاء مع العرب
7-00 ہمارے دوستوں سے ملئے۔
8-00 صبح اردو کلاس (دوبارہ)۔
9-00 چینی زبان سیکھئے۔
9-30 حکایات شیریں۔
10-00 بچوں کی ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ۔
10-55 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
11-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
11-30 چلڈرنز کارنر۔ بچوں کی ورک شاپ نمبر4 (دوبارہ)۔
12-00 دوپہر۔ سرائیکی پروگرام۔ خطبہ از حضرت امام جماعت الرابع 31-6-96۔
1-00 تعلیم دین حق۔ روحانی خزائن۔
1-45 لقاء مع العرب (دوبارہ)۔
2-50 اردو کلاس (دوبارہ)۔
3-50 بنگلہ پروگرام۔
4-55 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
5-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
5-30 چینی زبان سیکھئے۔
6-00 محفل سوال و جواب۔ حضرت امام جماعت الرابع کے ساتھ۔
6-30 رات۔ ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع انگریزی بولنے والے احباب کے ساتھ۔
7-30 اراؤنڈ دی گلوب۔
8-00 لقاء مع العرب۔
9-00 البانین پروگرام۔
10-55 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
11-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
11-30 چلڈرنز کارنر۔ کوئز پروگرام۔ ناصرات الاحمدیہ۔ سرگودہا۔ بمقابلہ راولپنڈی بمقابلہ لاہور بمقابلہ فیصل آباد۔

سوموار 2- دسمبر 1996ء

12-00 رات۔ جرمن پروگرام۔
1-00 اردو کلاس (نیا)۔
2-00 تقریر تربیت اولاد۔ از مولانا عطاء اللہ کلیم۔
2-30 درس کلام الہی۔
3-00 متفرق پروگرام۔
3-30 چینی زبان سیکھئے۔
4-55 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
5-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
5-30 چلڈرنز کارنر کوئز۔ ناصرات الاحمدیہ سرگودھا۔ راولپنڈی۔ لاہور۔ فیصل آباد۔
6-00 لقاء مع العرب۔
7-00 اراؤنڈ دی گلوب۔ چینی سرکس۔
8-00 (صبح) اردو کلاس۔
9-00 چینی زبان سیکھئے۔
10-00 ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع انگریزی بولنے والے احباب کے ساتھ (دوبارہ)۔
10-55 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
11-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
11-30 چلڈرنز کارنر۔ کوئز ناصرات الاحمدیہ سرگودھا۔ راولپنڈی۔ لاہور۔ فیصل آباد۔
12-00 دوپہر درس کلام الہی۔ از حضرت امام جماعت الرابع۔
1-45 لقاء مع العرب۔ (دوبارہ)۔
2-50 اردو کلاس (دوبارہ)۔
4-00 بنگلہ پروگرام۔
4-55 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
5-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
5-30 نارویجین زبان سیکھئے۔
6-00 انڈونیشین پروگرام۔
7-00 رات۔ ترجمہ کلام الہی از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔
8-00 احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس۔ نصرت جہاں اکیڈیمی سپورٹس۔
9-00 لقاء مع العرب (نیا)۔
10-00 ترکی پروگرام۔
10-55 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
11-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
11-30 چلڈرنز کارنر۔ ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (نیا)۔

منگل 3- دسمبر 1996ء

12-00 رات۔ جرمن پروگرام۔
1-00 اردو کلاس (نیا)۔
2-00 تعلیم دین حق۔ روحانی خزائن۔
2-30 حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ کے ساتھ ایک گفتگو۔
3-00 ترجمہ کلام الہی کلاس۔ از حضرت امام جماعت الرابع (دوبارہ)۔
4-00 نارویجین زبان سیکھئے۔
4-30 متفرق پروگرام۔
4-55 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
5-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
5-30 چلڈرنز کارنر۔ ملاقات حضرت امام جماعت الرابع۔ (دوبارہ)۔
6-00 لقاء مع العرب (دوبارہ)۔
7-00 احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس۔ نصرت جہاں اکیڈیمی سپورٹس۔ (دوبارہ)۔
8-30 صبح اردو کلاس (دوبارہ)۔
9-30 نارویجین زبان سیکھئے۔
10-00 ترجمہ کلام الہی از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔ (دوبارہ)۔
10-55 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
11-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
11-30 چلڈرنز کارنر۔ ملاقات حضرت امام جماعت الرابع۔ (دوبارہ)۔
12-00 دوپہر۔ پشتو پروگرام۔ خطبہ۔ از حضرت امام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ الرابع۔

1-00 تعلیم دین حق۔روحانی خزائن۔

1-45 لقاء مع العرب۔(دوبارہ)۔

2-50 اردو کلاس (دوبارہ)۔

4-00 بنگلہ پروگرام۔

4-55 اگلی شفٹ کے پروگرام۔

5-00 تلاوت۔حدیث۔خبریں۔

5-30 فرنچ زبان سیکھئے۔

6-00 خطبہ از حضرت امام جماعت الرابع۔

7-00 (رات) ترجمہ کلام الٰہی کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔

8-00 ہم اور ہماری نفسیات۔از ڈاکٹر محمد علی (نمبر 1)

9-00 لقاء مع العرب (نیا)۔

10-00 نارو یجیئن پروگرام۔(۔) اصول کی فلاسفی۔

10-55 اگلی شفٹ کے پروگرام۔

11-00 تلاوت۔حدیث۔خبریں۔

11-30 چلڈرنز کارنر۔

بدھ 4- دسمبر 1996ء

12-00 رات۔جرمن پروگرام۔

1-00 اردو کلاس (نیا)۔

2-00 اراؤنڈ دی گلوب۔ہماری کائنات۔

2-30 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی۔

3-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس۔از حضرت امام جماعت الرابع۔(دوبارہ)۔

4-00 فرنچ زبان سیکھئے۔

4-30 حکایات شیریں (نیا)۔

5-00 تلاوت۔حدیث۔خبریں۔

5-30 چلڈرنز کارنر۔

6-00 لقاء مع العرب۔(دوبارہ)۔

7-00 ہم اور ہماری نفسیات از ڈاکٹر محمد علی (نمبر 1) (دوبارہ)۔

8-00 اردو کلاس (دوبارہ)۔

9-00 فرنچ زبان سیکھئے۔

9-30 حکایات شیریں (دوبارہ)۔

10-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس۔از حضرت امام جماعت الرابع۔(دوبارہ)۔

10-55 اگلی شفٹ کے پروگرام۔

11-00 تلاوت۔حدیث۔خبریں۔

11-30 چلڈرنز کارنر۔

12-00 دوپہر۔روسی پروگرام۔

1-00 اراؤنڈ دی گلوب۔ہماری کائنات۔

1-45 لقاء مع العرب (دوبارہ)۔

2-30 اردو کلاس (دوبارہ)۔

4-00 بنگلہ پروگرام۔

4-55 اگلی شفٹ کے پروگرام۔

5-00 تلاوت۔حدیث۔خبریں۔

5-30 عربی زبان سیکھئے۔

6-00 افریقین پروگرام۔

7-00 رات۔نیچرل کیور ہومیو پیتھی کلاس۔از حضرت امام جماعت الرابع (دوبارہ)۔

8-00 درثمین حصہ 19۔

9-00 لقاء مع العرب۔(نیا)۔

10-00 فرنچ پروگرام۔

10-55 اگلی شفٹ کے پروگرام۔

11-00 تلاوت۔حدیث۔خبریں۔

11-30 چلڈرنز کارنر۔ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (نیا)۔

اطلاعات و اعلانات

سانحہ ارتحال

○ محترمہ امتہ الکریم قریشی صاحبہ زوجہ مکرم قریشی فضل حق صاحب (وفات یافتہ) گولبازار ربوہ مورخہ 96-11-19 ساڑھے تین بجے دوپہر لاہور میں انتقال فرما گئیں۔وفات کے وقت ان کی عمر 78 سال تھی۔موصوفہ موصیہ تھیں اس لئے آپ کا جسد خاکی ربوہ لایا گیا مورخہ 96-11-20 بعد ظہر بیت المہدی گولبازار ربوہ میں مکرم مولانا منیر الدین احمد صاحب مربی سلسلہ نے جنازہ پڑھایا اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد موصوف نے ہی دعا کروائی۔

موصوفہ طویل عرصہ تک حلقہ گولبازار لجنہ اماء اللہ میں بطور سیکرٹری مال خدمات سرانجام دیتی رہیں۔موصوفہ حضرت مولوی محمد عثمان صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ و سابق امیر جماعت احمدیہ ڈیرہ غازی خان کی بڑی صاحبزادہ تھیں اسی طرح آپ میاں قطب دین صاحب آف گولیکی (رفیق بانی سلسلہ) کی بڑی بہو تھیں۔موصوفہ کی بلندی درجات اور لواحقین کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

عشرہ وقف جدید

○ عشرہ وصولی چندہ وقف جدید 29۔نومبر تا 8۔دسمبر 96ء منایا جارہا ہے۔

○ احباب کو تحریک کریں کہ اپنے وعدے سے کچھ نہ کچھ زائد ادائیگی فرمائیں۔

بقیہ صفحہ ۱

کیا کرتے تھے۔

ایک نتیجہ اس بخل کا اس دنیا میں نکلے گا اور وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (۔) آسمانوں اور زمین کی ہر شئی اللہ کی میراث ہے اور میراث کے ایک معنی لغت نے یہ بھی کئے ہیں کہ اس کی قدرت میں اور طاقت میں ہر چیز ہے جس کے کن کہنے سے ساری خلق معرض وجود میں آئی ہے۔کسی چیز کے پیدا کرنے یا اس کے حاصل کرنے میں اسے کوئی محنت نہیں کرنی پڑتی اور جب ہر چیز اللہ ہی کی میراث اور ملکیت ہے تو جو شخص بھی اللہ کو ناراض کرے گا وہ اس دنیا میں اموال کی برکت سے محروم ہو جائے گا۔یا کوئی اور دکھ اس کو پہنچایا جائے گا۔

(از خطبہ 18۔اکتوبر 1968ء)

بقیہ صفحہ 4

قربانی کی عادت ہو اس کی روحانی زندگی کی ضمانت کا بہت ہی اہم ذریعہ ہے۔تو حضرت (امام جماعت) الثالث مجھے ہمیشہ بچوں کے متعلق زیادہ تاکید کیا کرتے تھے اور سوال بھی یہی ہوا کرتا تھا۔کہ بتاؤ بچوں میں کتنوں نے حصہ لیا......

اس لئے میں نے بھی ہمیشہ یہی زور دیا ہے کہ زیادہ تعداد میں احمدی شامل ہوں اور خصوصیت سے بچے"

(از خطبہ فرمودہ 4 جنوری 1991ء)

بقیہ صفحہ 5

جاتا ہے کہ چھاتی میں بہت زیادہ درد ہو تو ہارٹ اٹیک کا امکان ہے۔لیکن ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ درد نہ ہو اور ہارٹ اٹیک ہو جائے۔چھاتی میں معمولی سی جلن ہوتی ہے۔بازوؤں۔کمر۔انگلیوں اور بعض دفعہ گردوں میں درد شروع ہو جاتا ہے۔بعض دفعہ معدے کی خرابی کو بھی ہارٹ اٹیک کے ساتھ منسلک کیا جاتا ہے۔دراصل بات یہ ہے کہ ہارٹ اٹیک ہونے کے بعد معدہ خراب ہوتا ہے۔نہ کہ معدے کی خرابی ہارٹ اٹیک کا باعث بنتی ہے۔اسی طرح انہوں نے یہ بھی بتایا کہ بعض لوگ سمجھتے تو یہ ہیں کہ انہیں دانتوں کا علاج کروانا چاہئے۔لیکن دانتوں میں بعض اوقات تکلیف اس وقت ہوتی ہے جب دل کا مرض لاحق ہو چکا ہوتا ہے۔

دواؤں کے متعلق انہوں نے بتایا کہ گولیوں میں بعض اوقات دوا کی اصل مقدار کم ہوتی ہے۔یہ کم ہونے کی وجہ سے دوا پورا فائدہ بھی نہیں پہنچاتی بلکہ بعض اوقات نقصان کا باعث بنتی ہے۔جیسا کہ پہلے کہا گیا ہے بیماری کا ذرا بھی اندیشہ ہو فوراً ڈاکٹر کے پاس جانا چاہئے۔اور ڈاکٹر کے بتائے ہوئے علاج کو جاری رکھنا چاہئے۔حتیٰ کہ ڈاکٹر خود کہہ دے کہ اب علاج کی ضرورت نہیں ہے۔جو لوگ علاج شروع کر کے درمیان میں ہی اس لئے چھوڑ دیتے ہیں کہ اب انہیں آرام آگیا ہے وہ بعض اوقات پھر جلد ہی بیمار ہو جاتے ہیں۔پس یہ بات نہایت ضروری ہے کہ علاج ڈاکٹر کی تجویز کردہ دواؤں سے کیا جائے اور دوائیں اس وقت تک جاری رکھی جائیں جب تک کہ ڈاکٹر بند کرنے کا مشورہ نہ دے۔

(ن۔س)

بقیہ صفحہ 3

صدقات کے ساتھ ایک ہر طرح مکمل بستی میں تبدیل کیا ہنگاموں کے نتیجے میں جو ہلچل مچ گئی تھی ان کے اثرات کو ضائع کیا اور پاکستان کی جماعتوں کو از سر نو منظم و مستحکم کیا ادھر آپ کی صحت خراب ہو چکی تھی جسمانی کمزوری دن بدن بڑھتی جارہی تھی۔لیکن آپ مسلسل اپنے کاموں کو تکمیل تک پہنچاتے رہے۔18 سال آپ ترک وطن کے بعد زندہ رہے آخری کئی سال شدید بیمار رہے حتیٰ کہ 7 اور 8 نومبر 1965ء کی درمیانی شب آپ کا اس دنیا سے اس دنیا میں منتقل ہونے کا وقت آگیا آپ نے کل 76 سال عمر پائی 51 سال آپ نے جماعت احمدیہ کی حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی نیابت میں امامت فرمائی اس سے قبل 6 سال آپ نے امامت اولیٰ میں خدمات بجا لائیں اور 19 سال اس سے بھی پہلے بانی سلسلہ احمدیہ کی حیات میں آپ نے گزارے۔غرضیکہ جماعت احمدیہ کی پہلی صدی کا 3/4 حصہ آپ کے وجود کے ساتھ وابستہ ہے کتنے ہی عظیم ماں باپ کی آپ اولاد تھے کتنی عظیم شخصیت (امام اول) کے آپ شاگرد خاص رہے اور ان کا شاگرد ہونے پر آپ نے ہمیشہ فخر محسوس کیا کتنا ہی کامیاب اور تابناک نصف صدی سے زائد امامت ثانیہ کا دور آپ نے گزارا۔آگے خدا کی شان کہ تیسرا امام بھی آپ کا فرزند اکبر اور چوتھا بھی آپ کا ہی جگر گوشہ۔آپ نے سچ ہی تو کہا تھا۔

اک وقت آئے گا کہ کہیں گے تمام لوگ
ملت کے اس فدائی پر رحمت خدا کرے

آپ کے ایک فرزند نے جو کہ ڈاکٹر تھے اور آپ کے ذاتی معالج بھی انہوں نے آپ کی آخری بیماری کے دوران ایک نوجوان کے استفسار پر اس کو بتایا کہ آپ کی بیماری کی وجہ یہ ہے کہ آپ نے اپنے اعضاء سے اتنا کام لیا ہے اتنا کام لیا ہے کہ وہ اعضاء اتنی محنت کے لئے بنے ہی نہ تھے کام پر کام کیا' تحریک پر تحریک فرمائی کتاب پر کتاب لکھی ساری ساری رات سجدہ میں رہے آٹھ آٹھ گھنٹے کی بعض اوقات ایک ایک تقریر فرمائی ساری دنیا کی رہنمائی' ساری بنی نوع انسان کی بھلائی کے منصوبے' کشمیریوں کے حقوق کے تحفظ کے لئے جدوجہد' عربوں کی رہنمائی' پاکستان کی ترقی کے لئے عظیم الشان مشورے' سکول اور کالج' ادارے اور تنظیمیں' غرضیکہ ایک جہان آپ کے کارناموں کا نظر آتا ہے۔

اپنے کاموں کے بارہ میں آپ نے خود فرمایا

میں تیز قدم ہوں کاموں میں
بجلی ہے میری رفتار نہیں

آپ کی یہ شدید خواہش تھی کہ ساری جماعت رفقاء حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی اولادیں اور بعد میں آنے والے احمدی بہت محنت کریں بہت محنت کریں اور بہت ترقی کریں آپ نے ایک شعر میں اس کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا

اپنی اس عمر کو اک نعمت عظمیٰ جانو
بعد میں تاکہ تمہیں شکوہ ایام نہ ہو

اللہ تعالیٰ آپ کے درجات اپنے قرب میں بڑھاتا چلا جائے اور آپ کی ساری تحریکات کو شاداب رکھے اور آپ کی اولاد' خاندان اور عالمگیر جماعت کو اپنے فضلوں رحمتوں اور برکتوں سے نوازتا رہے۔

خلافت لائبریری ربوہ

خبریں

ربوہ : 28- نومبر-1996ء
درجہ حرارت کم از کم 8 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 23 درجے سنٹی گریڈ

○ بے نظیر بھٹو کے خاوند مسٹر آصف علی زرداری کو پنجاب حکومت کی طرف سے نظر بند کرنے کا حکم واپس لے لیا گیا۔ ایڈووکیٹ جنرل نے عدالت کو بتایا کہ انہیں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ راولپنڈی نے اطلاع دی ہے کہ اگرچہ ان کی نظر بندی کے احکامات واپس لے لئے گئے ہیں لیکن وہ دیگر مقدمات میں مطلوب ہیں۔ اس لئے انہیں رہا نہیں کیا جا سکتا بعد ازاں مسٹر زرداری کو کراچی منتقل کر دیا گیا ہے۔ انہیں دوبارہ 16 ایم پی او کے تحت نظر بند کیا گیا ہے۔

○ مسلم لیگ (ن) سمیت اپوزیشن پارٹیوں کے رہنماؤں کی گرفتاری کے لئے گرین سگنل دے دیا گیا ہے۔ گلبرگ میں مسلم لیگ (ن) کے رہنما چوہدری ذوالفقار علی کی رہائش گاہ پر ایف آئی اے نے چھاپہ مارا لیکن انہیں گرفتار کرنے میں ناکام رہی۔ کئی سیاسی رہنما روپوش ہو گئے ایف آئی اے نے کارروائی شروع کر دی وفاقی وزیر داخلہ عمر آفریدی نگرانی کے لئے خود لاہور پہنچ گئے۔ گورنر پنجاب نے پولیس اور ایف آئی اے کے اعلیٰ حکام سے گرفتاریوں کے سلسلے میں تبادلہ خیال کیا اور ہدایات بھی دیں۔

○ سابق وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے پنجاب کے گورنر طارق رحیم سے علیحدگی میں ملاقات کی۔ گورنر اس سے قبل اسلام آباد میں صدر سے ملے۔ گورنر نے بے نظیر بھٹو کو یقین دلایا کہ کسی کو سیاسی انتقام کا نشانہ نہیں بنایا جائے گا۔

○ صدر مملکت نے کہا ہے کہ حکومت معاشی صورت حال پر سیاسی جماعتوں کو اعتماد میں لے گی۔ بے نظیر قومی اداروں کے سربراہ ایسے لوگوں کو بنانا چاہتی تھیں جو ان کے ذاتی ملازم کی حیثیت سے کام کریں۔ میں نے اس کی مخالفت کی۔ حکومت ایسا طریقہ کار وضع کرنے پر غور کر رہی ہے کہ جو بھی امیدوار کاغذات نامزدگی جمع کروائیں اسی وقت اپنے اور اپنے اہل خانہ کے اثاثوں کا اعلان کریں۔

○ وزیر اعظم ملک معراج خالد نے کہا ہے کہ مرتضیٰ کے قاتلوں کو ضرور سزا دی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ سخت احتساب کا عمل شروع کیا جا رہا ہے۔ بڑے بڑے لوگ بھی زد میں آئیں گے۔

○ سپریم کورٹ کے چیف جسٹس مسٹر جسٹس سید سجاد علی شاہ نے کہا ہے کہ ذوالفقار علی بھٹو پہلے صدارتی نظام لانا چاہتے تھے لیکن پھر پارلیمانی نظام سے مفاہمت کر لی۔

○ بلوچستان میں پیپلز پروگرام میں وسیع پیمانے پر خورد برد کے نتیجے میں وزیر اعلیٰ نے اس کے فنڈز منجمد کر دیئے ہیں۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ بلا امتیاز احتساب کیا جائے گا۔

○ مسلم لیگ (ج) کے صدر مسٹر حامد ناصر چٹھہ صدارت سے مستعفی ہو گئے ہیں۔

○ وزیر اعظم ملک معراج خالد ایدھی سے ملاقات کے لئے پروٹوکول کے بغیر ان کے دفتر جا پہنچے۔ ایدھی نے کہا کہ احتساب سے کچھ حاصل نہیں ہو گا۔

○ پنجاب میں فاضل محکمے خود مختار ادارے ختم کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ صوبائی وزیر خزانہ کی سربراہی میں کمیٹی قائم کر دی گئی ہے کچھ محکمے مدغم اور کچھ کارپوریشین بھی ختم ہوں گی۔

○ برطانیہ میں سابق پاکستانی ہائی کمشنر مسٹر واجد شمس الحسن سے ایف آئی اے اور خفیہ ایجنسیوں کے افسروں نے پوچھ گچھ کی۔ موجودہ ہائی کمشنر کی شکایت پر ان کے خلاف 2 لاکھ سٹرلنگ پاؤنڈ کے خورد برد کا مقدمہ درج کر لیا گیا۔

○ پنجاب کے نگران وزیر اعلیٰ میاں افضل حیات نے کہا ہے کہ میں وزیر اعلیٰ کے تمام اختیارات استعمال کر رہا ہوں۔

○ لاہور ہائی کورٹ نے سابق وزیر اعلیٰ پنجاب سردار محمد عارف خان نکئی اور سابق ایم این اے نذر عباس بھٹی کو عدالت میں طلب کر لیا ہے ان پر الزام ہے کہ انہوں نے جعلی رجسٹریشن پر گرفتار ہونے والے مبشر عباس بھٹی کو تھانے سے چھڑا لیا۔ عدالت نے ایس ایچ او اور گاڑی کو بھی پیش کرنے کا حکم دیا ہے۔

○ ناراض رہنما پیپلز پارٹی بھٹو گروپ منظم کریں گے اور بے نظیر کو پارٹی سے نکالنے کے لئے چارج شیٹ کیا جائے گا۔ اس سلسلے میں رانا شوکت محمود کے گھر پر ایک اجلاس ہوا۔ ڈاکٹر غلام حسین سیکرٹری اور معراج خالد کو الیکشن کے بعد صدر بنایا جائے گا۔

○ باخبر ذرائع نے بتایا ہے کہ سیاستدانوں' بیوروکریٹس اور سابق ججوں پر مشتمل "کنگز پارٹی" (حکومت کی حمایت یافتہ پارٹی) کا اعلان 15 دسمبر کو کیا جائے گا۔ آئندہ وزیر اعظم بے نظیر یا نواز شریف کی بجائے اسی پارٹی سے ہو گا۔ ذرائع نے بتایا ہے کہ نواز شریف اور بے نظیر کو نااہل قرار دے دیا جائے گا۔ 70۔ ارکان اسمبلی کی نااہلی کے کیس تیار ہیں۔ اس میں سابق حکومت اور اپوزیشن دونوں کے ارکان شامل ہیں۔

تبدیلی فون

○ مکرم عبد السمیع حسنی صاحب ایڈووکٹ ربوہ کا فون نمبر 525 سے تبدیل ہو کر 212606 ہو گیا ہے۔

دانتوں کا معائنہ مفت
ڈینٹسٹ رانا مدثر احمد
4-30 تا 30-8 شام
احمد ڈینٹل کلینک
طارق مارکیٹ
اقصیٰ چوک ربوہ

FARHAT ALI JEWELLERS & ZARI HOUSE
YADGAR ROAD RABWAH
PRO: GHULAM SARWAR TAHIR AND SONS OF SHEIKHUPURA

اپنی رقم کا صحیح نعم البدل پلاٹ یا مکان کی صورت میں پایئے
رابطہ کیلئے
کہکشاں پراپرٹی سنٹر نزد جلسہ گاہ جدید ربوہ
فون: 211842

8 فٹ سائز سپیشل ڈش پر احمدیہ ٹیلیویژن کا رزلٹ 100% شاندار
(یعنی عام 16 فٹ ڈش کے برابر)
• اعلیٰ کوالٹی بھاری میٹریل ڈش
• آزمودہ مشہور زمانہ
ونر سیٹ ریسیور نیا ماڈل
• گارڈنر LNB امریکہ اور جاپانی وائر
• تمام اشیاء جینوئن اور No 1 گارنٹی کیساتھ
فری فٹنگ • فری سروس • پاکستان میں ہر جگہ فٹنگ کی سہولت۔
ڈش ماسٹر
اقصیٰ روڈ ربوہ
بشارت احمد خان
آپکی سہولت کیلئے ہمارے فون نمبرز
04524 - 211274
213123
537

تیسرے جدید اور روایتی زیورات تیار کرنے
انوار گولڈ سمتھ
نزد الائیڈ بنک اکرام مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: 213100

ربوہ کے گردونواح اور ربوہ کے ہر محلہ میں
پلاٹ۔ مکان۔ زرعی و سکنی زمین کی خرید و فروخت کیلئے ہمیں خدمت کا موقع دیں
نائب رسالدار (ریٹائرڈ)
ارشد خان بھٹی
پراپرٹی ایجنسی
بلال مارکیٹ (ریلوے لائن کے سامنے) ربوہ
فون آفس 212764 گھر: 211379

مطب حمید (رجسٹرڈ)
حکیم نظام جان کا مشہور دواخانہ
طب یونانی میں ہائی بلڈ پریشر کا شافی علاج
فشار کیپسول

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مہنگائی کے دور میں احمدی بھائیوں کیلئے خوشخبری
اب نئی انتظامیہ کے ساتھ
نیو محمود ٹیلیویژن کمپنی
• احمدیہ ٹیلیویژن فری سیٹ کروائیں
• صرف 50 روپے ورنٹ چارجز ادا کریں اور 100% رزلٹ حاصل کریں
• 8 فٹ کی سپیشل ڈش برائے احمدیہ ٹیلیویژن پر 15 فٹ کی ڈش کا رزلٹ حاصل کریں۔
21 - مال روڈ - لاہور
7235175 - 7125089 - 7226508
7355422

Fine Quality
OFFSET PRINTING
WITH LATEST COMPUTERISED PROCESSING UNITS
GRAPHIC DESIGNERS
CATALOGUES PRINTERS
ADVERTISERS
DOT & ART
DESIGNERS • PRINTERS
MUGHAL MARKET, RAILWAY ROAD SIALKOT.
FAX:552602

جسم کو مضبوط، خوبصورت، طاقتور بنائیں
سپر فولادی کیپسول
خون کی کمی، جگر گرمی۔ ہاتھ پاؤں کی جلن۔ (چھائیاں) یعنی چہرے کے بدنما داغوں کیلئے
قیمت 110/-
طاہر دواخانہ رحمان کالونی ربوہ